السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر کوچند ایک شبہات نے ورطۂ اضطراب میں ڈال رکھا ہے ۔ یہ جب میرے دماغ میں انتہائی صورت میں مستحکم ہوتے ہیں تو میرا ایمان خطرے میں پڑجاتا ہے ۔ مبادا میں کہیں ہلاک ہوجاؤں ۔ آپ میری پوری تشفی فرمائیں ۔ ہمارے علاقے میں ایک آدمی موسوم مہرشاہ گزرا ہے جس کی کرامات بین طور پر آج بھی ظاہر ہیں ۔ جن کا شیطانی اولیاء سے ظہور پذیر ہونا ممکن ہے اوریہ شخص شریعت کا سخت دشمن تھا ۔ شراب نوشی کا عادی ،افیون کا رسیا غرضیکہ کل منشیات اس کا معمول تھا ۔ نماز روزہ ادا کرنا تو کجا بلکہ اس کی مخالفت کرتا تھا ۔ کتوں کے ساتھ ہمیشہ اکٹھا بیٹھ کر کھانا کھایا کرتا تھا ۔ اس کے بغیر کھاتا ہی نہ تھا خواہ کتنے روز فاقہ کشی کرنی پڑے ۔ اب میں اس کی کرامات سلسلہ وار بیان کرتا ہوں ۔

کرامت1:

پیر مہرشاہ ایک گاؤں سے گزر رہا تھا دو عورتوں نے اسے آگھیرا اور بہت منت سماجت کی کہ ہمارے گھر اولاد نہیں ہمیں اولاد دو ۔ پیر صاحب نے اردگرد دیکھا تو ایک کاغذ نظر پڑا ۔ اس کو اٹھا کر ویسے ہی ایک کوئلہ سے لکھنے لگا اور دو تعویذ تیار کیے ۔ اور دونوں تعویذ اکٹھا کر کرتے وقت پھٹ گئے اور ایک ایک کر کے دونوں عورتوں کو بانٹ دیے اور کہا جاؤ تمہارے گھر سال کے اندر ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا ۔ مگر ایک ایک آنکھ سے اندھے ہوں گے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ دونوں لڑکے موجود ہیں جو اس وقت جوان ہیں ۔ پیر کی زندہ کرامت دنیا دیکھ رہی ہے اور اس نے کہا تھا تعویذ پھٹنے کی وجہ سے کانے ہوں گے ۔ فافہم

کرامت2:

پیر صاحب مذکور ایک آدمی کے ہاں وارد ہوئے اور اس کو کہنے لگے ۔ مجھے دودھ پلاؤ ۔ اس نے نہایت عاجزی سے عرض کی ۔ پیر جی میری بھینس بھی حاملہ ہے جب جنے گی تو پلاؤں گا پیر صاحب خاموش ہو کر چلے گئے ۔ چند دنوں بعد پھر پیر صاحب تشریف لائے تو اس کی بھینس سوئی ہوئی تھی ۔ اس نے پیر صاحب کو سیراب کر کے دودھ پلایا ۔ تو پیر صاحب نے دعا دی کہ جاؤ تمہارے گھر بھینسیں ہمیشہ مادہ ہی جنا کریں گی اور بہت بڑھیں گی ۔ چنانچہ اب اس کے پاس چالیس بھینسیں ہیں اور مادہ ہی جنتی ہیں ۔ اس دعا کے بعد کسی بھینس نے آج تک ایک نر بھی نہیں جنا ۔ فافہم

کرامت3:

ایک مرید پیر صاحب کے پاس آیا اور کہا ۔ فلاں گھر میری منگنی (نسبت) ہوئی ہے اور وہ مجھے اب رشتہ نہیں دیتے ۔ پیر صاحب اس کے گھر گئے ۔ انہوں نے نہ مانا ۔ پیر صاحب نے بددعا دی کہ تمہاری لڑکی کے بے صبری کردے ۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ اب زندہ ہے ۔ زنا کرانے سے سیراب ہی نہیں ہوتی ۔ جب دیکھو بازاروں میں پھرتی نظر آتی ہے ۔ فافہم

کرامت4:

ایک گاؤں میں پیر صاحب گئے وہاں مچھر کاٹتے تھے ۔ لوگوں نے شکایت کی ۔ پیر صاحب نے کہا مکانوں کے اندر سویا کرو مچھر نہیں کاٹیں گے ۔ چنانچہ اب تک ایسے ہی ہوتا ہے جب لوگ اندر سوتے ہیں تو مچھر نہیں کاٹتے جب باہر سوتے ہیں مچھر ویسے ہی کاٹتے ہیں ۔

اسی طرح اور بہت سے واقعات خوارق عادات ہیں جن کو میں چھوڑتا ہوں ۔ یہ چند بطور ''مشتے ازخروارے'' پیش کردیئے ہیں ۔ خدا کے دشمنوں سے ایسی کرامتوں کا ظہور پذیر ہونا کیا حکمت ہے ؟

نبی علیہ السلام کے کلیات جو مقرر شدہ ہیں غلط ہیں ؟ مفصل لکھیں اس میں کیا حکمت ہے ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ خدا کے فضل سے قرآن وحدیث سے واقف ہیں پھر ایسے توہمات میں کس طرح چلے گئے ۔ قرآن مجید میں اولیاء اللہ کی علامت یہ نہیں بتلائی کہ ان سے خرق عادات صادر ہوں ۔ بلکہ ان کی علامت ایمان تقوی اور پرہیزگاری بتلائی ہے ۔ ارشاد ہوتا ہے :

أَلَآإِنَّ أَو لِيَآءَ للَّهِ لَاخَو فٌ عَلَيهِم وَلَاهُم يَحزَنُونَ - لَّذِينَ ءَامَنُواوَكَانُوا يَتَّقُونَ --سورة یونس 62-63

''ترجمہ : ۔ اولیاء اللہ کو کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا، اور نہ وہ غم کھائیں گے ۔ اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے ۔

اس آیت کریمہ نے مسئلہ بالکل صاف کردیا کہ ولایت کا معیار ایمان اور تقوی ہے نہ کہ خرق عادات ۔ اگر خرق عادات سے ولایت حاصل ہوسکتی ہے تو پھر دجال سب سے فوق المرتبہ ولی ہے ۔ کیونکہ آسمان وزمین اس کے تابع ہوں گے ۔ زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا وہ سبزہ اگائے گی ۔ آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے ۔ وہ بارش برسائے گا ۔ زمین کے خزانے اس کے پیچھے اس طرح چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں ایک طرف کو اکٹھی ہوکر جاتی ہیں ۔ جن پر چاہے گا قحط سالی کردے گا جن پر چاہے گا خوش حالی کردے گا ۔ جنت دوزخ اس کے ہاتھ ہوگا ۔ باوجود اس کے وہ اشد کافر ہے اور خدا کا دشمن ہے عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے ۔

جو خرق عادات آپ نے ذکر کی ہیں ۔ دجال کے مقابلہ میں وہ کسی گنتی میں نہیں ۔ ایک آدھ خرق عادات کسی سے ہوجائے یا کوئی پیش گوئی درست نکل آئے تو دجال سے بہت کم ہے ۔ جب وہ خدا کا دشمن ہے تو دوسرا شرع کے خلاف چلنے والا شخص محض خرق عادات سے کس طرح ولی ہوسکتا ہے ؟ مشکوۃ وغیرہ میں حدیث ہے :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : جن شیاطین زمین سے آسمان تک ایک دوسرے پر کھڑے ہوجاتے ہیں جب آسمان میں خدا کوئی فیصلہ کرتا ہے جو اہل زمین سے متعلق ہوتا ہے جیسے کسی کی موت وحیات کسی کی ہدایت، ضلالت یا امیری غریبی یا اسی قسم کا کوئی اور فیصلہ تو فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا فیصلہ کیا ۔ اس موقعہ پر جن شیاطین کوئی بات سن لیتے ہیں اور زمین میں کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں ۔ اس کے ساتھ بہت سے جھوٹ ملا دیتے ہیں ۔ آسمانی بات تو من وعن صحیح ہوجاتی ہے ۔ اس کے ساتھ جھوٹ بھی سچ سمجھے جاتے ہیں ۔ حالانکہ شریعت کی رو سے کاہن کافر ہیں ۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ خرق عادات پر ولایت کا مدار نہیں ۔ ہاں ایمان اور پرہیزگاری کے بعد اگر کسی کے ہاتھ سے ایسا معاملہ ظاہر ہوجائے تو یہ اس کی کرامت ہے ۔ اگر شریعت کا پابند نہیں اور پھر اس کے ہاتھ پر دجال کی طرح خرق عادات ظاہر ہوجائے یا کاہنوں کی طرح اس کی پیش گوئی پوری ہوجائے یا خبر صحیح ہوجائے تو یہ کرامت نہیں ۔ بلکہ اس کو استدراج کہتے ہیں ۔ یعنی آہستہ آہستہ پکڑنا ۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر خدائی انعام پورا ہورہا ہے اور درحقیقت وہ بوجہ سرکشی کے دوزخ کے قریب ہورہے ہیں ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

سَنَستَدرِجُهُم مِّن حَيثُ لَايَعلَمُونَ --سورة الاعراف 182

''ترجمہ : ۔ ''ہم ان کو آہستہ آہستہ ایسے طریق سے پکڑتے ہیں کہ ان کو خبر نہیں ہوتی ۔

اس کے علاوہ اکثر اس قسم کے قصے جھوٹے اور مصنوعی ہوتے ہیں ۔ ان کی اصلیت کچھ نہیں ہوتی ۔ داڑھی منڈے فقیر شرع کے مخالف ایسے قصے جوڑ جوڑ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ۔ عوام کالانعام سن سن کر فریفتہ ہوجاتے ہیں ۔ آپ خود ہی اندازہ کرسکتے ہیں ۔ کہ گدھی کے ساتھ بدفعلی کا قصہ کیسا افتراء ہے ایسا فعل کرکے بھی پیر بنا رہے اور اس کی دعا بھی تیر بہدف ہو ۔ ایسے قصہ کی عامی سے عامی بھی تصدیق نہیں کرسکتا ۔ آپ کے لیے یہ خطرہ کا باعث کس طرح بن گیا ۔

اسی طرح پیر مہر شاہ کی کرامت جھوٹ ہے ۔ اگر تعویذ کے پھٹنے کا اثر پڑتا تو نصف دھڑ پر پڑتا صرف آنکھ پر پڑنے کا کچھ مطلب نہیں ۔ اصل میں وہ اتفاقیہ کانے ہوگئے ۔ شہرت دینے والوں کو ایک بہانہ مل گیا کہ تعویذ پھٹنے کا اثر ہے ۔ آپ ہمارا رسالہ ''سماع موتی'' ملاحظہ کریں ۔ آپ کی پوری تسلی ہوجائے گی ۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا خاص اس موضوع پر ایک رسالہ ہے اس کا نام ہے ''الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان'' اس کا اردو ترجمہ بھی ہوچکا ہے وہ منگوا کر ضرور مطالعہ کریں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص198

محدث فتویٰ